جنگ خود ایک مسئلہ ہے۔

معاشرہ لوگوں کا ایک جماعت ہے۔ جہاں
لوگوں کے زندگی، برتاو اور کھیالوں میں
فرق ہوتا ہے۔ پرانے زمانا میں معاشرہ اتنا
اچھا نہیں تھے۔ لیکن دھیرے دھیرے
معاشرہ میں فرق آیا اور ہر کام اچھے
تریکے سے کرنے لگیں۔ لیکن آج بھی
معاشرہ میں مشکلیں ہوتی ہی رہتی ہے۔

ان چھوٹے مشکل کل
کے بڑے بڑے جنگ کے کارن بن جاتا
ہے۔ جو ایک اچھا بات نہیں ہے۔ دو وطن
آپس میں کسی بات کے لیے لڑائی کرنے
کو جنگ کہتا ہے۔ اس دنیا میں ہونے والی
بہت برا چیزوں میں سے ایک ہے جنگ۔
جنگ سرف ایک وطن کو ہی نہیں پورے دنیا
کو افسوس میں لاتا ہے۔ جنگ سے دنیا
کا خوشی ختم ہوتا ہے۔ بچے، بڑے، بوڑھے
آدمی، اورت سب کو جنگ کے کارن دھرد
ہوتا ہے۔ سرف انسان کو ہی نہیں بلکی پورے
جانوروں کو بھی جنگ کے کارن مشکلوں کا

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور جنگ کرکے انکو
کیا ملتا ہے؟ پورے وطن کو اس میں
دیکھتا، ماسوم بچھو اور بڑو کا موت، بنا جان
کے جانورے، اپنے والدان کا تلاش میں روتے
ہوے بچے، بچوں کے تلاس میں روتے ہوے
والدان۔ سرف افسوس ہی جنگ سے ملتا ہے۔
سرف دھرد ہی جنگ سے ہم دیکھتا ہے۔

"جنگ لاتے ہیں افسوس"
"جنگ دیتے ہیں دھرد"

جنگ ایک انسان کا دل اور دماغ
دونوں کو کراب کرتا ہے۔ جنگ کے بعد
جو وطن کو ہم دیکھتا ہیں وہاں سرف
بھوکے لوگ اور بنا کام کے انسان ہی
ملتا ہے۔ جنگ سے بڑے بڑے عمارتیں،
لوگوں کے گھر سب کا ختم ہوتا ہے۔
جنگ کے بعد جو وطن بنتا ہے، وہ جینے
کے لایک بھی نہی رہتے۔ جنگ سے پورے
وطن کا مہنگائی میں بھی فرق ہوتا ہے۔ جنگ
ایک وطن کو اندر اور باہر سے ختم کرتا ہے۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

آج کے دنیا میں کتنے وطن جنگ کے چال میں پڑ گیا ہے۔ اگر جنگ ہوتے ہی رہینگے تو دنیا کے بڑے بڑے وطن کا تباہی دیکھنے پڑیگا۔ اور دھیرے دھیرے اس دنیا کو بھی اپنے پیر کے نیچے لانے کیلیے سارا انسان چاہیگا۔

چاہیکی آپ کون ہو اور کیا ہو جنگ میں سرف آم لوگ ہی مشکل میں پڑتا ہے۔ جنگ کے خبر سنتے وقت ہم کسی بڑا آدمی کا موت کے بارے میں سنتے ہے۔ ہاں ہم ایک آدمی کے بارے میں سنا تھا۔ پھر آم لوگ کے بات ہیں تو ، سو نہی ، ہزار نہی اسسے بھی زیادہ ہم سنتے ہے۔

جنگ ایک وطن کو گریبی میں لاتا ہے۔ پیدائیش سے زیادہ موت کے نمبر بڑاتا ہے۔ ایسا جنگ پورے دنیا کا موت میں لاتا ہے۔ ہم سوچینگے یہ تو سرف جنگ ہی ہے مگر یہ سرف جنگ ہی نہی ہے بلکی پورے دنیا کو ختم کرنے والا ایک بیماری ہے

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

اگر اس بیماری تو ڑا اور بڑھینگے تو انسانیت
کا ایک چھوڑی سی ٹکھڑا بھی نہیں بچیگا-
ہم سوچینگے سرف وہ وطن کو ہی ہے جنگ
ہمیں تو نہیں ہیناۓ ہے ہمارا محبت کا وطن
نہیں ہے، ہے ایک بار ہم سے لڑائی کیا تھا
تو اسلیے مجھے اس وطن کا ساتھ رکھنے کا
کوئی کارن نہیں ہے- پھر سوچھو وہ بھی
انسان ہیناۓ

"اگر دشمن ہے یا ساتھی"
"انسان کا افسوس ہے تو انسان
کو ہی رکھنا چاہیے-"

چاہیے وہ کس محبت کا ہو، ادمی یا اورت
ہو، دشمن یا ساتھی ہو ہمیں سرف ایک
بات ہی سوچنا چاہیے وہ بھی انسان ہیناۓ-
نسرف انسان ہی انسان کے ساتھ رکھ
سکتا ہے- اور سوچھو کل اپکو بھی ایسا
ہو سکتا ہے، اسلیے ہمیں جنگ کے کلاف
پیار اور امن کا جنگ رکھنا چاہیے- جنگ
پیار سے نہیں بلکہ پیار سے کرتا ہے-

سرف ہتھیار سے نہیں بلکی پیار سے بھی
ہم کو دشمن کو ہرا سکتا ہے - جنگ
ہمیں افسوس ہی دیتا ہے - اسلیے ہمیں
جنگ کی جگہ پیار سے ہر وطن کو روشنی
دینا چاہیے - مشکل کے وقت مدد کرنا
چاہیے -

" آج کا بچے کل کا نوجوان ہے - "

اسلیے ہم پہلے بچوں کو ہی سکھانا چاہیے
کی جنگ برا ہے - اپنے سمجھانا چاہیے
کی جنگ سرف دھرد اور افسوس لاتا ہے -
ہمیں اپنے دشمن کے ساتھ بھی پیار سے
برتاو کرنا چاہیے - کیوکی کل کا دنیا اسکے
ہے - کل میں اچھا بدلاو لانے کا ذمیدار
بھی بچا ہی ہے - اسلیے ہمیں ایک چھوٹے
عمر سے ہی جنگ کے خلاف رکھنا سکھانا
چاہیے - کیوکی کل کا دنیا میں وہ
پھول سے سبکو سلام کرے نا کی تلوار
سے - پیار سبکو دیے نا کی دشمنی - سبسے
اچھی تریکے سے برتاو کرے نا کسے سے -

جنگ خود ایک مسئلہ ہے کیونکہ جہاں
جنگ ہے وہاں درد اور افسوس ہے۔
رونے کی آواز ہے۔ جنگ وہاں جینے والے
لوگوں کے دل میں چھوڑ پہنچتا ہے۔
ناکی خوشی۔ جنگ سے انسانیت کا
کمی ہوتا ہے۔ جنگ سے جان اور پیار کا
کمی ہوتا ہے۔ اگر ہم پچھلے ایک سال
کے موتوں کے کارن دیکھینگے تو زیادہ
لوگ مرنے کی کارن جنگ ہی ہے۔

ہم انسان ہمارے پروار کا موت دیکھنے
چاہتا ہے۔ نہیں۔ تو ہم جنگ ختم کرنا
چاہیے۔ کیونکہ اس دنیا کے لوگ ہمارا
ہی پروار ہے۔ دیکھنے میں کالا یا گلاب
رنگ کا ہو وہ ہماری ہی پروار۔ کھون
تو ایک نہیں ہونگے۔ مگر
"جو کھون ہماری شریر میں
بہتا ہے اسکا رنگ تو لال ہی ہے۔
اسلیے سارا لوگ ہمارا پروار ہے۔ ہمارے
پروار کو مرکے دیکھنا ہم چاہتے ہیں
نہیں۔

جنگ ختم کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔
~~انسا~~ انسانیت کا روشنی کو دشمنی
کے کالا رنگ سے بچانا ہم سب ذمہ دار ہے۔
اسلیے ہم کو جنگ ختم کرنے کیلیے
لڑنا چاہیے۔
جو وطن جنگ کے چال میں
پڑ گیا اس وطن کو بچانا چاہیے۔
لوگون کو اور وطن کے نوجوانو کو
جنگ کے بارے میں بتاکر اسکیے کلاف
رکھنا سکھاتا چاہیے۔ جنگ کے برے
اسر کے بارے میں سکھانا چاہیے۔

"ہمارا وطن کو بچانا ہمارا کام ہے۔"
اور ہمارا کام دوسروں کا
ذمہ داری ہے۔"
اسلیے ہمیں ہمارے دیش
کے بڑے بڑے لوگوں سے بتانا چاہیے*
کی ہمارے دیش کو جنگ سے بچایں۔
اور جنگ میں بسا ہوا وطن کا مدد بھی
کرے۔ جنگ ایک بیماری ہے۔ لوگون کو کے
خوشی کو کھانے والا ڈراونی بیماری۔